33

تفسیر القرآن کی تکمیل کے لئے تحریکِ دعا
جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو ہدایات

(فرمودہ 13 دسمبر 1940ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"میری طبیعت کچھ دنوں سے زیادہ علیل رہتی ہے اور چونکہ قرآن شریف کے ترجمہ اور تفسیر کے کام کا بہت بڑا بوجھ ان دنوں ہے اور جلسہ تک دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں مگر ابھی کوئی ایک سَو صفحہ کتاب کا یا چار سو کالم مضمون کا لکھنا باقی ہے اور آجکل اکثر ایام مَیں رات کے 3، 4 بلکہ 5 بجے تک بھی کام کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے اس قسم کی جسمانی کمزوری محسوس کرتا ہوں کہ اس قدر بوجھ طبیعت زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتی۔ چونکہ جلسہ تک دن تھوڑے رہ گئے ہیں اس لئے دوستوں سے چاہتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ خیریت سے اس کام کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ لوگ جو میرے ساتھ کام کر رہے ہیں اور جن کا کام کتابت، کاپیوں کی تصحیح کرنا اور مضمون صاف کر کے لکھنا وغیرہ ہے وہ بھی بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اتنی دیر تک روزانہ کام کرنے کی انہیں عادت نہیں۔ پھر بھی 2، 3 بجے رات تک کام کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس سے بھی زیادہ دیر تک کام کرتے ہوں مگر 2، 3 بجے تک تو کئی دفعہ بات پوچھنے کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کاپیاں لکھنے والے کاتب ہیں۔ بے شک

وہ اُجرت پر کام کرتے ہیں مگر جس قسم کی محنت انہیں کرنی پڑتی ہے اور وہ کر رہے ہیں وہ اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ روزانہ کام کیا جائے، معمول سے دُگنا کیا جائے اور اچھا کیا جائے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کاتب کا کام آنکھوں کا تیل نکالنا ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک منٹ کے لئے بھی آنکھ اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ آنکھ کاغذ پر اور قلم ہاتھ میں لے کر بیٹھا رہتا ہے اور بیٹھنا بھی ایک خاص طریق سے ہوتا ہے۔ مَیں تو اس کام کے متعلق سمجھتا ہوں کہ عمر قید کی سزا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ کاتب لوگ بہت جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں کیونکہ کتابت کے کام میں انہیں سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ آنکھیں ہر وقت ایک ہی طرف لگی رہتی ہیں اس وجہ سے ان کی صحت ضائع ہو جاتی ہے۔ ہم لوگ جو تصنیف کا کام کرتے ہیں ان سے زیادہ وقت کام میں دیتے ہیں مگر اس حصہ میں ان کا کام زیادہ مشقت طلب ہوتا ہے۔ ہم تو کبھی پڑھ رہے ہوتے ہیں کبھی بیٹھ جاتے ہیں کبھی کوئی حوالہ تلاش کرنے لگتے ہیں کبھی لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر جو کچھ لکھتے ہیں وہ مضمون ہمارے ذہن میں ہوتا ہے۔ اگر ہم آنکھیں بند بھی کر لیں تو لکھ سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ سطریں ٹیڑھی ہو جائیں گی مگر کاتب بیچارے کو دو طرف نظر رکھنی پڑتی ہے۔ ادھر وہ ہمارے لکھے ہوئے کو دیکھتا ہے اور ادھر کاپی پر نظر جمائے رکھتا ہے۔ پھر ہم تو جو چاہیں لکھتے جائیں لیکن کاتب کو اجازت نہیں ہوتی کہ اپنی طرف سے کچھ کرے اور کاتبوں کو اتنا علم بھی نہیں ہوتا کہ مضمون میں دخل دے سکیں۔ یہ ایک کاتب کے متعلق مشہور ہے کہ اسے کسی نے قرآن مجید لکھنے کو دیا تو کہہ دیا کہ یہ خدا کا کلام ہے اس میں دخل نہ دینا۔ اس نے کہا نہیں ہرگز دخل نہیں دوں گا۔ جب وہ لکھ کر لایا تو لکھانے والے نے پوچھا کہیں دخل تو نہیں دیا۔ کاتب نے کہا مَیں نے کوئی دخل نہیں دیا مگر ایک آیت جو غلط لکھی تھی وہ درست کر دی ہے۔ اصل میں خَرِ عِیْسٰی ہے مگر آیت میں خَرِ مُوْسٰی لکھا تھا۔ چونکہ یہ صریح غلطی ہے اس لئے میں نے اس کی اصلاح کر دی ہے۔ اس نے کہا آیت میں خَرَّ ہے خَرِ نہیں کہ خَرِ عِیْسٰی لکھا جائے۔ تو کاتب کی لیاقت بھی عموماً اتنی نہیں ہوتی کہ اگر مضمون لکھنے والے سے کوئی غلطی ہو جائے جلدی لکھتے وقت میں، سے، کو، وغیرہ الفاظ چُھوٹ بھی جاتے ہیں اور ایسی غلطیاں مصنّف سے ہو جاتی ہیں تو کاتب کو یہ اجازت نہیں کہ مصنّف سے جو غلطی ہو جائے اسے

درست کر دے کیونکہ اگر یہ اجازت ہو تو نہ معلوم کسی بات کو کیا سے کیا بنا دے۔ غرض کاتبوں کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے اور اس وقت جو کاتب کام کر رہے ہیں ان پر کام کا بڑا بار ہے۔ کاتب اگر اچھا لکھے تو 6 سے 8 صفحے روزانہ لکھ سکتا ہے۔ مگر اب کام کی زیادتی کی وجہ سے 12 سے 16 صفحے تک روزانہ ایک ایک کاتب سے لکھوایا جا رہا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو کام جلسہ تک ختم نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد اہم کام چھپوائی کا ہے مگر خدا تعالیٰ نے اس کے لئے بہت کچھ سہولت عطا کر رکھی ہے۔ ایک وقت تو وہ تھا جب کہ دستی پریس چلانا بھی مشکل تھا مگر اب دو پریس کام کر رہے ہیں اور ایک میں دو مشینیں چل رہی ہیں۔ کجا تو یہ کہ دستی پریس بھی نہ تھا اور کجا یہ کہ مشینیں کام کر رہی ہیں اور بجلی سے دو دو پریس چل رہے ہیں۔ پریس والوں نے وعدہ کیا ہے کہ 48 صفحے روزانہ چھاپ کر دیتے رہیں گے۔ اس وقت تک ساڑھے سات سو صفحے چَھپ چکے ہیں اور پونے دو سو کے قریب چَھپنے باقی ہیں۔ مگر ان کے متعلق کوئی فکر نہیں ہے۔ البتہ کاتبوں کا کام ایسا ہے کہ اگر ایک کی بھی صحت خراب ہو گئی تو کام رک جانے کا اندیشہ ہے۔

پھر جلد سازی کا مرحلہ طے ہونا باقی ہے۔ جلد ساز سے عہد لے لیا گیا ہے کہ تمام کاپیاں چھپ جانے کے بعد کم از کم 75 جلدیں روزانہ کے حساب سے دے گا اور اس لحاظ سے 30، 31 دسمبر تک 8، 9 سو کتابیں مجلّد مل سکتی ہیں اور باقی بعد میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ مگر جلد ساز ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو بہانہ سازی میں بڑے مشّاق ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سنایا کرتے تھے کہ نواب محمد علی خان صاحب سے مَیں نے ایک کتاب مانگی۔ انہوں نے کہا جلد ساز کے پاس گئی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر مانگی تو نواب صاحب نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ پھر سال دو سال کے بعد مانگی تب بھی انہوں نے یہی کہا کہ جلد ساز کے پاس ہے۔ اس پر مَیں نے کہا کیا آپ نے وہ کتاب جلد ساز کے لئے خریدی تھی۔ اتنے عرصہ سے مانگ رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں جلد ساز کے پاس ہے۔ نواب صاحب نے کہا کہ وہ تو 18 سال سے اس کے پاس پڑی ہے۔ کتب خانہ کی کچھ کتابوں کی جلدیں چوہے خراب کر گئے تھے۔ وہ جلد ساز کے حوالے کی گئی تھیں کہ جلدیں ٹھیک کر دے مگر ابھی تک

اس نے واپس نہیں دیں۔ آخر ایک لمبے عرصے کے بعد جلد ساز نے وہ کتابیں لا کر واپس کر دیں کہ آپ اتنی جلدی کرتے ہیں تو اپنی کتابیں واپس لے لیں۔ مَیں اتنی جلدی کام نہیں کر سکتا۔ تو جلد سازوں سے یہ ڈر آتا ہے۔ احباب دعا کریں خداوند تعالیٰ اس مرحلہ کو بھی عمدگی سے طے کرا دے۔

غرض اس وقت کئی مرحلے ہمارے رستہ میں پڑے ہیں۔ دوست دعا کریں خدا تعالیٰ سب مراحل کو طے کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ابھی سورہ کہف کی تفسیر لکھنے کا کام میرے ذمہ ہے۔ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی کتابت کاتبوں کے ذمہ ہے۔ سورہ نحل، سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی چھپائی پریس کے ذمہ ہے۔ کاپیوں اور پروفوں کا پڑھنا اور میرے مضمون کو صاف کر کے لکھنا میرے مددگاروں کے ذمہ ہے۔ اس کے بعد جلد ساز کے قبضہ میں جانے والے ہیں۔ وہ بھی ایک بڑا مرحلہ ہے۔ اس کے متعلق ضروری شرائط طے کر لی گئی ہیں اور پیشگی روپیہ بھی دے دیا ہے مگر انسانی تجاویز کا کیا ہے جب تک خدا تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو۔ پس بہت ہی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اس کام کی وجہ سے دو ماہ سے انتہائی بوجھ مجھ پر اور ایک ماہ سے میرے ساتھ دوسرے کام کرنے والوں پر پڑا ہؤا ہے۔ یہ بوجھ عام انسانی طاقت سے بڑھا ہؤا ہے اور زیادہ دیر تک برداشت کرنا مشکل ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور نصرت نہ ہو۔ پس دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔

جلسہ سالانہ پھر مَیں دوستوں کی توجہ جلسہ سالانہ کی طرف دلاتا ہوں جو سر پر کھڑا ہے۔ دوست دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں جلسہ میں شریک ہونے کی تحریک کرے اور جلسہ کے برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور قادیان کے دوستوں کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ مکانوں، روپے، وقت، تقویٰ، اخلاص اور خیر خواہی کے لحاظ سے باہر سے آنے والوں کے خدمت گزار اور اچھے میزبان ثابت ہوں۔ اگر قادیان کے لوگ یہ دعا کرتے رہیں تو میرے وعظ اور نصیحت کے بغیر اپنے فرائض ان کے سامنے آتے رہیں گے۔ مثلاً جو یہ دعا کرے گا کہ جن کے پاس مکان ہیں انہیں مہمانوں کے لئے دینے کی توفیق حاصل ہو تو اس کا

نفس اسے کہے گا تمہیں خود بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اسی طرح جب ایک شخص یہ دعا کرے گا کہ دوسروں کو مالی قربانیاں کرنے کی توفیق ملے تو اس کا نفس اسے کہے گا کہ دوسروں کے لئے جب دعا کرتے ہو تو تم بھی ایسا ہی کرو۔ پس جو دوست دوسروں کے لئے دعا کریں گے ان کے نفس میں تغیّر پیدا ہو کر انہیں خود بھی نیکی کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے گی۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دعائیں نفس کی اصلاح کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں کیونکہ جو شخص دوسروں کے لئے کوئی دعا مانگتا ہے خود بھی چاہتا ہے کہ ایسا ہی بنوں اور یہی تحریک کسی نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اسی طرح باہر کے دوست جب دوسروں کے لئے یہ دعا کریں گے کہ خدا تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جانے کی توفیق عطا کرے تو ان کا نفس انہیں کہے گا کہ جب دوسروں کے لئے جانے کی توفیق طلب کرتے ہو تو خود بھی اس پر عمل کرو۔

غرض دعا ایک طرف تو اپنے نفس کی اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا باعث۔ اور جب یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں تو کامیابی میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔

مَیں اس سے زیادہ اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس وقت میری یہ حالت ہے کہ مجھے متلی ہو رہی ہے، مُنہ کڑوا ہے، سردی لگ رہی ہے اور اتنا بولنا بھی دوبھر ہے۔ مَیں پھر ان دونوں باتوں کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کرتا ہوں یعنی خدا تعالیٰ جلسہ سالانہ تک مجھے تفسیر القرآن کے کام کو خیر و خوبی اور صحت کے ساتھ ختم کرنے کی توفیق دے اور جو میرے ساتھ کام کر رہے ہیں انہیں اپنے فضل اور رحم سے اپنے پاس سے اجر عطا فرمائے۔ اسی طرح مقامی احمدیوں کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ باہر کے دوستوں کو قادیان آنے اور دوسروں کو ساتھ لانے کی توفیق دے تاکہ آنے والا جلسہ سابقہ جلسوں کی نسبت زیادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہو اور یہ ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ان سے بندوں کو وافر سے وافر برکتیں اور نصیحتیں ملتی رہتی ہیں اور ملتی رہیں گی۔"

(الفضل 17 دسمبر 1940ء)